بحر العلوم مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری

سابق مفتی دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

ولادت

بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی بن میر سید علی حسن بن میر سید جعفر علی بن میر سید خیرات علی بن میر سید منصور علی ہندوستان کے موضع بوانا (صوبہ بہار) میں ۱۴/ رمضان ۱۳۳۷ھ / ۱۳/ جون ۱۹۱۹ء بروز جمعۃ المبارک صبح صادق کے وقت تولد ہوئے۔

بحر العلوم مفتی سید افضل حسین حسینی سادات خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

علوم اسلامیہ کی تحصیل

بحر العلوم مفتی سید افضل حسین ایک بلند پایہ محقق، بے مثال مفتی اور علم و عرفان کا منبع تھے۔ آپ نے درس نظامی کی کتب متداولہ مدرسہ فیض الغربا آرہ صوبہ بہار، شمس العلوم بدایوں اور جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں حضرت مولانا محمد اسماعیل آروی، حضرت مولانا محمد ابراہیم آروی، حضرت مفتی محمد ابراہیم سمستی پوری، حضرت مولانا مفتی ابرار حسین صدیقی تلہری، حضرت مولانا احسان علی مظفر پوری اور شیخ المحدثین علامہ مولانا مفتی نور الحسین مجددی رامپوری شارح قاضی مبارک سے پڑھنے کے بعد شعبان ۱۳۵۹ھ / ستمبر ۱۹۴۰ء میں جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف سے سند فراغ حاصل کی۔

امتحانات

علاوہ ازیں ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۲ء میں الٰہ آباد بورڈ سے مولوی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

تدریس و افتاء

فراغت کے فوراً ہی بعد بحر العلوم سیّد افضل حسین جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں منصبِ افتاء پر فائز ہوئے۔ بعد ازاں تدریسی فرائض بھی انجام دینے شروع کر دیئے۔ جامعہ میں آپ نے شیخ الحدیث، صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے کام کیا۔

ہندوستان سے ہجرت کے بعد پہلے پھل ڈوگہ ضلع گجرات میں ایک سال تک جناب برق نوشاہی کے قائم کردہ مدرسہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ پھر حضرت مولانا مفتی معین الدین شافعی کے اصرار پر جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں تشریف لائے اور شیخ الحدیث و مفتی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر میں شیخ الحدیث، مفتی اور صدر مدرس کی حیثیت سے بحر العلوم کی تقرری ہوئی اور دوبارہ جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں علومِ اسلامیہ کی شمع روشن کرنے کے لیے تشریف لائے اور تا حیات جامعہ قادریہ رضویہ میں درس دیتے رہے۔

بیعت و خلافت

جمادی الاخریٰ ۱۳۶۷ھ/ اپریل ۱۹۴۸ء میں حضور مفتی اعظم علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا اور ۲، ۳ ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۳ء میں حضور مفتی اعظم نے جمیع سلاسل طریقت اور تمام اوراد و وظائف کی اجازت دے کر خلافت سے مشرف فرمایا۔

تحریک پاکستان میں کارکردگی

جب مسلمانانِ ہندوستان نے قرآن و سنت کے مطابق اپنے نظامِ زندگی کو چلانے کی خاطر ایک آزاد ملک (پاکستان) کے قیام کے لیے تحریک چلائی تو علماءِ اہلِ سنت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس تحریک کو کامیاب بنا کر دم لیا۔ چنانچہ آل انڈیا سنی کانفرنس اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مفتی سیّد افضل حسین نے بھی ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور تحریکِ پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔

تصانیف

مفتی سیّد افضل حسین نہ صرف یہ کہ عظیم مفتی و مدرس ہیں، بلکہ میدانِ تصنیف کے بھی شاہ سوار ہیں جس کا منہ بولتا ثبوت بحر العلوم کی مندرجہ ذیل تصنیفات ہیں:

۱۔ توضیح الافلاک	علم ہیئت
۲۔ زبدۃ التوقیت	علم توقیت و حساب
۳۔ معیار الاوقات	〃
۴۔ معیار التقویم	〃
۵۔ البراہین الہندسیہ علی مقادیر الخطوط العشرہ	〃
۶۔ مساحۃ الدائرۃ والبیر	〃
۷۔ گھڑیاں اور ان کے اوقات کی کہانی	〃
۸۔ مصباح السلم شرح سلم العلوم	(منطق)
۹۔ مفتاح التہذیب	〃
۱۰۔ معین اللبیب فی حل شرح التہذیب	〃
۱۱۔ تعلیقات علی القطبی	〃
۱۲۔ السعی المشکور فی بحث الشک المشہور	〃
۱۳۔ بدایۃ المنطق	〃
۱۴۔ بدایۃ الحکمۃ	(علم حکمت)
۱۵۔ التوضیح المنیر فی مبحث التناۃ بالتکریر	〃
۱۶۔ توضیح الحجۃ الاولیٰ من شرح الشیرازی	〃
۱۷۔ بدایۃ الصرف	(علم صرف)
۱۸۔ تکمیل الصرف	〃
۱۹۔ بدایۃ النحو	(علم نحو)
۲۰۔ دراسۃ النحو	〃

۲۱- التوضیح المقبول فی الحاصل والمحصول (علم نحو)

۲۲- البیان السامی فی شرح دیباجۃ الجامی "

۲۳- الکفایۃ فی مبحث غیر المنصرف من الھدایہ "

۲۴- ترجمہ عبدالرسول شرح مائۃ عامل منظوم "

۲۵- القول الاسلم فی مبحث الحسن والقبح من المسلم (اصولِ فقہ)

۲۶- مرقاۃ الفرائض فقہ عربی

۲۷- عمدۃ الفرائض "

۲۸- وصیت کے مسائل عسیرہ کا حل بطریق جبرومقابلہ "

۲۹- رویت ہلال "

۳۰- حج پاسپورٹ میں فوٹو کا شرعی حکم "

۳۱- عید میلاد اور چراغاں "

۳۲- منظر الفتاوی "

۳۳- ردِ خلافتِ یزید لہ "

۳۴ زبدۃ القواعد (قواعد فارسی)

۳۵- مصباح المنطق

۳۶- الجواہر الصافیہ من فوائد الکافیہ (علم نحو)

۳۷- وقایۃ النحو فی ہدایۃ النحو (حاشیہ ہدایۃ النحو)

۳۸- میزان الدائر دالبسیر

۳۹- منار التوقیت

۴۰- ہدایۃ التقویم ٥۲

لہ محمد صدیق ہزاروی، مولانا: تذکرہ علماء اہلِ سنت پاکستان ص ۵۵ تا ۵۸

٥۲ ہدایۃ التقویم میں ہجری تاریخوں سے عیسوی تاریخیں، عیسوی تاریخوں سے ہجری تاریخیں معلوم کرنے کے قواعد اور دونوں قسم کی تاریخوں کے دن معلوم کرنے کے قواعد مذکور ہیں۔ ۱۲ رضوی غفرلہ

۴۱۔ احسن الاحادیث فی تعدد التلامیذ

۴۲۔ احسن الفتاویٰ

۴۳۔ صبح و شفق [1]

چند تلامذہ

حضرت مفتی سید افضل حسین کے تلامذہ کثیر تعداد میں ہندوستان، پاکستان، افغانستان، برطانیہ اور آزاد کشمیر میں دین اسلام کی اشاعت میں بہم مصروف ہیں جن میں سے چند تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ ریحان رضا بریلوی مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف (انڈیا)

۲۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی مولانا اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم القدسیہ جانشین مفتی اعظم آستانۂ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف۔

۳۔ مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی مصنف تصانیف کثیرہ ایڈیٹر ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف

۴۔ مولانا غلام مجتبیٰ، صدر مدرس جامعہ نعیمیہ مرادآباد

۵۔ مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم خوشتر رضوی حال مقیم افریقہ

۶۔ مولانا مفتی محمد حسین قادری رضوی (سابق) ایم پی اے سکھر (پاکستان)

۷۔ مولانا جلال الدین احمد نوری، مقیم بغداد شریف

۸۔ مولانا مفتی غلام سرور رضوی شیخ الحدیث والادب جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۹۔ مولانا محمود احمد، مدرس دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد

۱۰۔ مولانا صاحبزادہ سید معظم شاہ خواجہ آباد میانوالی

۱۱۔ مولانا شیر علی قندھاری (افغانستان)

۱۲۔ مولانا عبداللطیف غزنوی

---

[1] افضل حسین رضوی، سید مفتی: الجواہر الصافیہ ص ۳

[2] محمد صدیق ہزاروی، مولانا: تعارف علماء اہل سنت ص ۵۹

۱۳۔ مولانا بدر الدین احمد رضوی گورکھپوری

۱۴۔ مولانا نعیم الدین رضوی صدر المدرسین فیض الرسول براؤن شریف

۱۵۔ مولانا بلال احمد نوری بہاری

۱۶۔ مولانا خواجہ مظفر حسین رضوی پورنوی

۱۷۔ مولانا علامہ سید محمد عارف رضوی نانپاروی شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

۱۸۔ مولانا ہاشم یوسفی دار العلوم دیوان شاہ بھیونڈی [۱]

۱۹۔ مولانا مفتی محمد احمد جہانگیر خاں رضوی فتحپوری

۲۰۔ شیخ المعقولات مولانا نعیم اللہ خاں رضوی بستوی صدر المدرسین دار العلوم منظر اسلام بریلی

اولاد

مفتی سید افضل حسین علیہ الرحمہ کے تین صاجزادے مسمیان سید شکیل رضا، سید عقیل رضا، اور سید محمد احمد اور دو صاجزادیاں سیدہ قمر النساء، سیدہ چمن آرا عرف زینت النساء ہیں۔

وصال

آخر کار درس نظامیہ کا عالم استاذ، علوم عقلیہ و نقلیہ کا بحر العلوم، سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کا عظیم مقتدا، ۲۰ رجب المرجب ۲ ۱۴۰ھ / ۱۹۸۲ء کو سکھر (پاکستان) میں اپنے رب کریم کے دربار میں حاضر ہوگیا اور اپنے پیچھے ہزاروں تلامذہ، لاکھوں معتقدین و مریدین کو سوگوار چھوڑ گیا۔ [۲]

علم و فضل

بحر العلوم سید افضل حسین علیہ الرحمۃ کی علمی شخصیت جو بیک وقت علمی طبقہ میں محدث و فقیہ، متکلم و محقق، مصنف و مدقق اور عملی طبقہ میں صاحب تدبر نیز صواب الرائے مانے

---

[۱] ماہنامہ المیزان ممبئی ص ۲۷ بابت مئی جون ۱۹۸۴ء / شعبان المعظم، رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

[۲] مکتوب گرامی علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری لاہوری بنام راقم۔ ۱۲ رضوی عفرلہ

جاتے تھے۔ ان کی ذات شریعت و طریقت کا سنگم تھی۔ ان کی وہ گرامی وقار شخصیت کہ ہر ناظر اپنے سینے میں ایک نرم و گداز حصہ ضرور پاتا، اور کیوں نہ پایا جاتا مفتی سید افضل حسین کو مفتیٔ اعظم قدس سرہٗ سے شرفِ تلمذ و ارادت اور خلافت کا گنجِ گرانمایہ حاصل تھا۔

حلیہ و لباس

میانہ قد، گول چہرہ، گھنی داڑھی، آنکھوں پر موٹے فریم کا چشمہ، اوقاتِ درسگاہ میں سر پر عمامہ، اکثر و بیشتر کتھئی رنگ کا کرتا اور سفید پائجامہ میں ملبوس علم و فن کا یہ پیکر اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود درسگاہوں میں پڑھائے جانے والے جملہ فنون پر اردو اور عربی زبان میں تحقیقات انیق پر مشتمل ایک گراں قدر کتاب ہمیں دیتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ ؎

؎ ماہ نامہ المیزان بمبئی ص ۲۶، بابت مئی، جون ۱۹۸۴ء رشعبان المعظم، رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ مضمون مولانا ہاشم یوسفی